از عدالت اعظمیٰ

ریاست بمبئی

بمقابلہ

پارشوتم کنیالال

(ایس۔کے۔داس،ایم۔ہدایت اللہ اور این۔راجگو پالا آیانگر،جے۔)

مجرمانہ مقدمے کی سماعت-مجاز اتھارٹی کی تحریری رضامندی کے علاوہ استغاثہ کو روکنے کا قانون-آیا رضامندی نامزد شخص کے حق میں ہونی چاہئے-فوڈ ملاوٹ ایکٹ، 1954 (37 آف 1954) دفعہ 20(1)۔

فوڈ انسپکٹر کی طرف سے مدعا علیہ کے خلاف فوڈ ایڈولٹریشن ایکٹ 1954 کی دفعہ 20 (1) کے تحت ملاوٹ والا دودھ فروخت کرنے کے لیے شکایت درج کی گئی تھی، بشرطیکہ اس ایکٹ کے تحت کوئی مقدمہ نہیں چلایا جائے گا "سوائے اس کے کہ ریاستی حکومت یا مقامی اتھارٹی یا ریاستی حکومت یا مقامی اتھارٹی کے ذریعے اس سلسلے میں مجاز شخص کے ذریعے یا تحریری طور پر بھیجا گیا ہو۔" فوڈ انسپکٹر کی درخواست پر تحریری طور پر رضامندی مقامی اتھارٹی کے ذریعہ مجاز شخص نے دی تھی۔لیکن مدعا علیہ کی طرف سے یہ دلیل دی گئی کہ تحریری رضامندی کا کوئی فائدہ نہیں ہوا کیونکہ اس میں اس شخص کا نام نہیں لیا گیا جس کے حق میں یہ دی گئی تھی۔

مانا گیا کہ جہاں مجاز شخص یا اتھارٹی کی طرف سے دی گئی تحریری رضامندی کی بنیاد پر مقدمہ چلایا گیا تھا، تو رضامندی میں شکایت کنندہ کا نام لینا ضروری نہیں تھا۔ایکٹ میں شرائط کے مطابق یہ ضروری نہیں تھا کہ شکایت کنندہ کا نام تحریری رضامندی میں لیا جائے اور نہ ہی اس طرح کی حد یا شرط کو شق کے ضروری ارادے کے طور پر جمع کیا جا سکتا ہے۔تحریری رضامندی ایک مخصوص استغاثہ کے آغاز کے لیے تھی اور ضروری نہیں کہ وہ شکایت کرنے والی کے حق میں ہو جو اسے شکایت درج کرنے کا اختیار دے۔

مجرمانہ اپیل کا عدالتی فیصلہ: 1959 کی فوجداری اپیل نمبر 56۔

1957 کے فوجداری اپیل نمبر 33 میں سیشن جج بڑودہ کے 7 جون 1957 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہونے والے 1957 کے فوجداری رو ویژن نمبر 1671 میں سابق بمبئی ہائی کورٹ کے 18 دسمبر 1957 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی

اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایچ آر کھنہ اور ڈی گپتا۔

جی۔سی۔ ماتھر، مدعا علیہ کے لیے۔

31/اگست 1960۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا۔

آیانگر جے۔-اس عدالت کی خصوصی اجازت کی طرف سے یہ اپیل فوڈ ایڈولٹرشن بمبئی ایکٹ، 1954 (37 آف 1954) کی روک تھام کے دفعہ 20 (1) کی تعمیر کے حوالے سے ایک بہت ہی مختصر نقطہ اٹھاتی ہے۔

مدعا علیہ بڑودہ شہر کی میونسپل حدود میں دودھ کی دکان کا مالک تھا۔ بلدیہ کے فوڈ انسپکٹر نے 9 جولائی 1956 کو دکان کا دورہ کیا اور تجزیہ کے لیے دودھ خریدا۔ یہ عوامی تجزیہ کار کو بھیجا گیا اور جب اس کی رپورٹ میں کہا گیا کہ نمونے میں ملاوٹ کی گئی ہے تو انسپکٹر نے چیف آفیسر، بورو میونسپلٹی، بڑودہ کو درخواست دی کہ وہ مدعا علیہ کے خلاف پریوینشن آف فوڈ ایڈولٹریشن ایکٹ، 1954 (جسے بعد میں ایکٹ کہا گیا ہے) کے تحت فوجداری کارروائی شروع کرے۔ اس مقدمے کی سماعت شروع کرنے کے لیے چیف آفیسر کی طرف سے تحریری طور پر رضامندی دی گئی تھی اور اس کے بعد شکایت جس سے یہ اپیل اٹھتی ہے، مدعا علیہ پر ایکٹ کی دفعہ 16 بشمول دفعہ 7 ملاوٹ والا کھانا فروخت کرنے کے جرم کا الزام عائد کیا گیا تھا۔

اس مقدمے کی سماعت اسپیشل جوڈیشل مجسٹریٹ، فسٹ کلاس، بڑودہ نے کی۔ اپنے جرم سے انکار کرنے کے علاوہ، ملزم نے مختلف تکنیکی اعتراضات اٹھائے، جن کا اصول یہ تھا کہ استغاثہ ایکٹ کی دفعہ 20 (1) پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے مجاز تھا۔ اس شرط کو چھوڑ کر جس کا حوالہ دینا غیر ضروری ہے۔

''اس ایکٹ کے تحت کسی جرم کے لیے کوئی مقدمہ ریاستی حکومت یا مقامی اتھارٹی یا ریاستی حکومت یا مقامی اتھارٹی کے ذریعے اس سلسلے میں مجاز شخص کے ذریعے یا تحریری طور پر بھیجے جانے کے علاوہ شروع نہیں کیا جائے گا''۔

مجسٹریٹ نے ان اعتراضات کو مسترد کر دیا اور ملزم کو الزام عائد کیے گئے جرم کا مجرم قرار دیتے ہوئے اسے 300 روپے جرمانہ ادا کرنے کی سزا سنائی اور نادہندہ کو تین ماہ کی سخت قید کی سزا سنائی۔ قانون کی دفعہ 20 (1) کی بنیاد پر اعتراض سے نمٹتے ہوئے جس سے صرف ہمارا تعلق ہے، دانشور مجسٹریٹ نے کہا:

"موجودہ معاملے میں بڑودہ میونسپل بورو مقامی اتھارٹی ہے اور اس نے میونسپلٹی کے چیف آفیسر اور ہیلتھ آفیسر کو 7 مئی

1956 کی قرارداد نمبر 222 کے ذریعے اس ایکٹ کے تحت کارروائی شروع کرنے کی منظوری دینے کا اختیار دیا ہے، چیف آفیسر نے 13 اکتوبر 1956 کو ایکٹ کے تحت موجودہ ملزم کے خلاف یہ شکایت درج کرنے کے لیے تحریری طور پر رضامندی دی ہے۔تحریری طور پر مذکورہ رضامندی ریکارڈ Ex.10/7 پر ہے اور چیف آفیسر اور ہیلتھ آفیسر کو بااختیار بنانے والی بلدیہ کی قرارداد کی کاپی بھی ریکارڈ Ex. 18/8 پر ہے۔اس طرح موجودہ معاملے میں چیف آفیسر کی طرف سے تحریری طور پر ایک درست رضامندی دی گئی ہے جسے موجودہ ملزم کے خلاف ایکٹ کے تحت کارروائی کرنے کے لیے بڑودہ میونسپل بورو کی طرف سے اس سلسلے میں باضابطہ طور پر اختیار دیا گیا ہے۔............... فوڈ انسپکٹر ایکٹ کے تحت شکایات درج کرسکتا ہے اگر تحریری طور پر رضامندی کسی مقامی اتھارٹی یا مقامی اتھارٹی کی طرف سے اس سلسلے میں بااختیار شخص کی طرف سے دی گئی ہو۔فوڈ انسپکٹر نے موجودہ معاملے میں تمام کاغذات چیف آفیسر کو پیش کیے تھے جنہیں بلدیہ کی طرف سے رضامندی دینے کے اختیارات دیے گئے ہیں تاکہ موجودہ ملزم کے خلاف شکایت درج کرنے سے پہلے تحریری طور پر ان کی ضروری رضامندی حاصل کی جاسکے۔اور مذکورہ کاغذات کو دیکھنے کے بعد چیف آفیسر نے اسے یہ شکایت درج کرنے کے لیے باضابطہ طور پر رضامندی دی تھی۔یہ سچ ہے کہ رضامندی میں فوڈ انسپکٹر کا نام نہیں ہے لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ رضامندی چیف آفیسر نے اس شخص کو دی تھی، یعنی "شکایت کنندہ فوڈ انسپکٹر جس نے اجازت مانگی تھی اور کوئی اور نہیں۔
"

اپنی سزا اور سزا کے خلاف مدعا علیہ نے بڑودہ میں سیشن جج کی عدالت میں اپیل دائر کی۔اپیلٹ کورٹ نے سزا اور سزا کے حکم کو اس بنیاد پر کالعدم قرار دیا کہ فوڈ انسپکٹر دفعہ 20(1) ایکٹ کے تحت استغاثہ قائم کرنے کا اہل نہیں تھا۔کیئور دودھ سپلائی کوآپریٹو سوسائٹی میں مدراس ہائی کورٹ کے واحد جج کے فیصلے پر بھروسہ کرتے ہوئے، فاضل سیشن جج نے فیصلہ دیا کہ دفعہ کی شرائط کے تحت، واحد اتھارٹی جس کی" تحریری رضامندی کے ساتھ مقدمہ چلایا جاسکتا ہے وہ ریاستی حکومت تھی اور نہ ہی" مقامی اتھارٹی" اور نہ ہی" ریاستی حکومت یا مقامی اتھارٹی کے ذریعہ اس طرف سے مجاز شخص" قانونی چارہ جوئی شروع کرنے کے لیے" تحریری رضامندی" دینے کے اہل تھے۔اس لیے اس نے سزا اور سزا کو کالعدم قرار دے دیا اور مدعا علیہ کو فارغ کردیا۔

اس کے بعد یہ معاملہ ریاست کی طرف سے بمبئی ہائی کورٹ کے سامنے ایک اپیل کے ذریعے لایا گیا جسے بعد میں فوجداری نظر ثانی کی درخواست میں تبدیل کر دیا گیا۔ہائی کورٹ کے فاضل ججوں نے فاضل سیشن جج کے ذریعے منظور کردہ حکم کی توثیق کی۔انہوں نے دفعہ 20(1) کی تشریح میں سیشن جج سے اختلاف کیا کہ ریاستی حکومت کے علاوہ کسی اور اتھارٹی

کی تحریری رضامندی سے مقدمہ نہیں چلایا جاسکتا۔ تاہم، ان کا مؤقف تھا کہ تحریری رضامندی میں "اس شخص کا نام ہونا چاہیے جو شکایت درج کرسکتا ہے اور چونکہ موجودہ معاملے میں "رضامندی" نے فوڈ انسپکٹر کو شکایت درج کرنے کے مجاز شخص کے طور پر نامزد نہیں کیا تھا، اس لیے استغاثہ قانونی طور پر شروع نہیں کیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ کے اس فیصلے سے ہی ریاست بمبئی نے اس عدالت سے خصوصی اجازت حاصل کر کے یہ معاملہ ہمارے سامنے لایا ہے۔

یہاں اس بات پر کوئی تنازعہ نہیں ہے کہ "مقامی اتھارٹی" بڑودہ بلدیہ نے بلدیہ کے چیف آفیسر کو دفعہ 20 (1) ایکٹ کے تحت جرائم کے حوالے سے شکایات درج کرنے کے لیے ایکٹ کے تحت رضامندی دینے کا اختیار دیا تھا۔ اس بات پر بھی کوئی تنازعہ نہیں ہے کہ چیف آفیسر نے 13 اکتوبر 1956 کو مدعا علیہ کے خلاف یہ شکایت درج کرنے کے لیے اپنی" تحریری رضامندی" دی تھی۔ "رضامندی" درج ذیل شرائط میں ہے:

"بڑودہ بورو میونسپلٹی کے چیف آفیسر کے اختیار کے تحت۔ حکومت ہند کے فوڈ ایڈولٹریشن ایکٹ 1954 کی دفعات کی خلاف ورزی کرنے پر درج ذیل دودھ فروشوں کے خلاف مقدمہ چلانے کے لیے منظوری دی گئی ہے۔

"اس کے بعد مدعا علیہ کا نام، اس کا پتہ اور جرم کی تاریخ متعین کی جاتی ہے اور اس کے بعد ایک پیراگراف ہوتا ہے جو جاری ہے:

''یہ منظوری دودھ کے تجزیے کی رپورٹ اور دیگر متعلقہ دستاویزات اور کھانے میں ملاوٹ کی روک تھام کے قانون 1954 کی دفعہ 20 کے مطابق مذکورہ بالا افراد میں سے ہر ایک کے ذریعے کیے گئے جرم کی نوعیت کو دیکھنے کے بعد دی گئی ہے۔

ہم شروع میں اس بات کی طرف اشارہ کر سکتے ہیں کہ ہم ہائی کورٹ کے فاضل ججوں کے اس خیال سے مکمل طور پر متفق ہیں کہ دفعہ 20 (1) کی شرائط پر قانونی چارہ جوئی نہ صرف ریاستی حکومت بلکہ "مقامی اتھارٹی" یا "ریاستی حکومت یا مقامی اتھارٹی کے ذریعے اس سلسلے میں مجاز شخص" کی تحریری رضامندی سے کی جاسکتی ہے۔ ہماری رائے میں، ذیلی سیکشن کی زبان پر کوئی دوسری تعمیر ممکن نظر نہیں آتی ہے۔ ہائی کورٹ کے فاضل ججوں نے کہا:

''فاضل سیشن جج کی طرف سے جو تعمیر کی گئی ہے وہ واضح طور پر 2 کاماز کو نظر انداز کرتی ہے، جو شق سے پہلے اور بعد میں یا اس کی تحریری رضامندی کے ساتھ سیکشن میں ظاہر ہوتی ہیں۔ "کاما'' میں سے ایک پہلے آتا ہے، اور دوسرا شق کی پیروی کرتا ہے یا اس کی تحریری رضامندی کے ساتھ۔ اس دفعہ کا سادہ گرائمر معنی یہ ہے کہ تحریری رضامندی ریاستی حکومت، یا کسی مقامی اتھارٹی، یا کسی ایسے شخص کی ہوسکتی ہے جو اس لیے ریاستی حکومت یا مقامی اتھارٹی کے ذریعے مجاز ہو۔ ہمارے خیال

میں،اس دفعہ کے تحت،استغاثہ (1) ریاستی حکومت کے ذریعے،(2) مقامی اتھارٹی کے ذریعے،(3) ریاستی حکومت کے ذریعے اس سلسلے میں مجاز شخص کے ذریعے، یا (4) اسی طرح مقامی اتھارٹی کے ذریعے مجاز شخص کے ذریعے قائم کیا جا سکتا ہے۔مزید برآں،ان چار حکام میں سے کسی کی رضامندی سے بھی مقدمہ چلایا جا سکتا ہے۔"

یہاں تک کہ 2 کاما کے علاوہ، وہ تعمیر جس نے کیتنو ملک سپلائی کوآپریٹو سوسائٹی میں مدراس ہائی کورٹ کے ماہر جج کی طرف سے حمایت حاصل کی، میں ذیلی دفعہ کو ان شرائط میں دوبارہ لکھے بغیر ممکن نہیں ہے:

'' .... ریاستی حکومت کی تحریری رضامندی سے یا کسی مقامی اتھارٹی یا ریاستی حکومت یا مقامی اتھارٹی کے ذریعے اس سلسلے میں مجاز شخص کے ذریعے قائم کیا جائے گا''۔

"مقامی اتھارٹی" کے الفاظ سے پہلے "بائی" لفظ داخل کیے بغیر، مقامی حکام وغیرہ کی تحریری رضامندی کو ذیلی دفعہ کے مواد سے خارج کرنا ممکن نہیں ہوگا۔

جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا گیا ہے، تاہم، جس استدلال کے ذریعے ہائی کورٹ کے فاضل ججوں نے استغاثہ کو نااہل قرار دیا وہ یہ تھا کہ " تحریری رضامندی" میں اس شخص کا نام نہیں لیا گیا جس کے حق میں منظوری یا" تحریری رضامندی دی گئی تھی۔

فاضل ججوں نے کہا:

"اس نوعیت کی تحریری منظوری جو ہمارے پاس موجودہ معاملے میں ہے، یا تحریری رضامندی، اس شخص کا ذکر کیے بغیر جس کو ایسی رضامندی یا منظوری دی گئی ہے، ہمارے خیال میں، منظوری کی شرائط کی کافی تعمیل نہیں ہوگی۔موجودہ تحریری رضامندی میں فوڈ انسپکٹر کے نام کا ذکر استغاثہ قائم کرنے کے اہل شخص کے طور پر نہیں کیا گیا ہے، اور اس لیے ہمیں یہ ماننا چاہیے کہ استغاثہ کا ادارہ دائرہ اختیار سے باہر تھا۔"

اپیل کنندہ ریاست کے ماہر وکیل نے اس تعمیر کی درستگی کو چیلنج کیا۔انہوں نے ہمیں فوجداری ضابطہ اخلاق کی دفعہ 197 پر پیش کردہ فیصلوں کی مشابہت کی طرف اشارہ کیا جہاں یہ قرار دیا گیا ہے کہ "منظوری" کا حوالہ اس شخص کے نام کی ضرورت نہیں ہے جو استغاثہ قائم کر سکتا ہے۔ہم کریمنل پروسیجر کوڈ کی دفعہ 197 اور پریوینشن آف فوڈ ایڈولٹریشن ایکٹ کی دفعہ 20(1) کی زبان کے متعلقہ دائرہ کار کی تشہیر کو غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ہم اپنے فیصلے کو دفعہ 20(1) کی شرائط پر ہی رکھنا پسند کرتے ہیں۔شروع کرنے کے لیے، قانون شرائط میں یہ تجویز نہیں کرتا ہے کہ شکایت کنندہ کا نام " تحریری رضامندی"

میں رکھا جائے گا۔ لہذا، واحد سوال یہ ہے کہ کیا اس طرح کی حد یا شرط کو شق کے ضروری ارادے کے طور پر جمع کیا جا سکتا ہے۔ سب سے پہلے، اصول کی وجہ اس طرح کی حالت کی تجویز یا اشارہ نہیں کر سکتی تھی۔ یہ قاعدہ بلاشبہ تاجروں کے خلاف فضول یا ہراساں کرنے والے مقدمات کے آغاز کو روکنے کے لیے بنایا گیا ہے۔ اس لیے اس میں کہا گیا ہے کہ شکایت کسی نامزد یا مخصوص اتھارٹی کے ذریعے یا اس طرح کے اتھارٹی کی تحریری رضامندی سے دائر کی جانی چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تحریری رضامندی دینے سے پہلے، استغاثہ شروع کرنے کے مجاز اتھارٹی کو مقدمے کے حقائق پر اپنا ذہن لگانا چاہیے اور خود کو مطمئن کرنا چاہیے کہ مبینہ مجرم کو عدالت کے سامنے پیش کرنے کے لیے پہلی نظر میں مقدمہ موجود ہے جو معقول معلوم ہوتا ہے، لیکن مزید یہ کہ شکایت کنندہ کا نام تحریری رضامندی میں ہونا چاہیے، ہماری رائے میں اس کی پیروی نہیں کرتا ہے۔ موجودہ معاملے میں، تجزیہ کار کی رپورٹ چیف آفیسر اور متعلقہ دستاویزات کے سامنے تھی کہ تحریری رضامندی یا منظوری دی گئی تھی۔ دوسری جگہ، ذیلی دفعہ میں خود ایک اشارہ ہوتا ہے کہ تحریری رضامندی ایک مخصوص استغاثہ کے آغاز کے لیے ہے، نہ کہ شکایت کنندہ کے حق میں جو اسے شکایت درج کرنے کا اختیار دیتی ہے۔ اس لمحے کے لیے ریاستی حکومت اور "مقامی اتھارٹی" کو چھوڑ کر جو دفعات میں بیان کیے گئے ہیں کہ وہ خود قانونی چارہ جوئی شروع کرنے کے مجاز ہیں، ان دونوں حکام کے ذریعے "مجاز" افراد کو مزید شامل کیا گیا ہے۔ اظہار "اس طرف سے مجاز شخص" واضح طور پر ایک نامزد شخص کی طرف اشارہ کرتا ہے جو اس طرح مجاز ہے۔ ان چار زمروں کے معاملے میں، شکایت درج کرنے والے اتھارٹی یا شخص کو خود یا خود استغاثہ کی معقولیت پر غور کرنا ہوگا اور مطمئن ہونا ہوگا کہ استغاثہ فضول نہیں ہے اور اس کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ دوسرے طبقے کے ساتھ مڑ کر، متعلقہ الفاظ یہ ہیں کہ " کوئی قانونی چارہ جوئی نہیں کی جائے گی سوائے اس کے کہ ... کی تحریری رضامندی کے ساتھ "۔ یہاں زور استغاثہ دائر کرنے کی رضامندی پر ہے، نہ کہ اسے دائر کرنے والے شخص پر۔ استغاثہ کی خواہش اور استحقاق کا پتہ لگانے کے لیے حقائق کی ابتدائی جانچ اس آخری معاملے میں، اس شخص یا اتھارٹی کی تحریری رضامندی دینے کا امکان ہے- نہ کہ اس شخص کی جو شکایت کنندہ کے طور پر شمار ہوتا ہے۔ دونوں طبقات الگ الگ ہیں اور اختیار کی منتقلی کی دو اقسام کو نامزد کرنے کے لیے مختلف فقروں کا استعمال، اس بات کا اشارہ ہے کہ دوسرے درجے کے مقدمات میں- جہاں مجاز شخص یا اتھارٹی کی طرف سے دی گئی تحریری رضامندی کی بنیاد پر قانونی چارہ جوئی دائر کی جاتی ہے، شکایت کنندہ کے نام کی وضاحت ایک قانونی ضرورت نہیں ہے- رضامندی ایک مخصوص استغاثہ کے لیے ہوتی ہے۔ لہذا ہم اس بات پر غور کرتے ہیں کہ موجودہ مقدمے میں استغاثہ ایک شکایت پر قائم کیا گیا تھا جس نے دفعہ 20(1) ایکٹ کے تقاضوں کو پورا کیا۔

ہائی کورٹ کے معروف ججوں کی استدلال کا ایک حصہ یہ تھا کہ تحریری رضامندی میں ایسے افراد کا نام نہ ہونے کی

صورت میں، ان افراد کے ذریعے شکایت درج کی جاسکتی ہے جن پر "مقامی اتھارٹی" کا کوئی اختیار نہیں ہوگا اور اس وجہ سے اس تعمیری عمل کو اپنانا ضروری تھا جو انہوں نے دفعہ 20(1) میں کیا تھا، یعنی کہ تحریری رضامندی میں شکایت درج کرنے کے مجاز شخص کا نام ہونا چاہیے۔ ہماری رائے میں، یہ اندیشہ جائز نہیں ہے، کیونکہ شکایت کنندہ کی طرف سے تحریری رضامندی درج کرنی پڑتی ہے تاکہ شکایت پر غور کیا جاسکے، اور ایسا نہیں ہے کہ تحریری رضامندی سب کے لیے دستیاب ہوگی اور مجسٹریٹ کے سامنے دائر کی جائے گی۔ اس کے علاوہ، یہاں تک کہ ہائی کورٹ کے ماہر ججوں کی استدلال پر بھی اس شخص کے بارے میں کوئی پابندی نہیں ہے جس کا نام شکایت درج کرنے کے مجاز کے طور پر لیا جائے۔ عام طور پر، یقیناً، نامزد شخص میونسپلٹی کا افسر ہوگا، لیکن نظریاتی طور پر اس بات کا امکان ہے کہ نامزد شخص میونسپل ملازم نہ ہو، اور اگر "تحریری رضامندی" ایسے شخص کے حق میں ہے، تو میونسپل اتھارٹی کا اس پر کوئی انتظامی کنٹرول نہیں ہوگا۔ ماہر ججوں کی طرف سے مذکور پیچیدگی اب بھی موجود ہوگی، حالانکہ مقامی اتھارٹی کی طرف سے دی گئی تحریری رضامندی میں کسی شخص کا نام لیا جاتا ہے۔ لہذا ہم اس بات پر غور کرتے ہیں کہ یہ کوئی ایسی صورت حال نہیں ہے جس کی وجہ سے شکایت کنندہ کو دفعہ 20(1) کے تحت "تحریری رضامندی" میں نامزد کیا جانا چاہیے۔

مدعا علیہ کی نمائندگی اس عدالت میں نہیں کی گئی تھی، اور معاملے کی اہمیت کے پیش نظر، مسٹر جی سی ماتھر سے عدالت نے امیکس کیوری کے طور پر پیش ہونے کی درخواست کی تھی اور ہم ان کی فراہم کردہ مدد کے لیے ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت دی جاتی ہے، ہائی کورٹ کا حکم کالعدم قرار دیا جاتا ہے، اور مجسٹریٹ کا حکم بحال کیا جاتا ہے۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.04.02 15:40
I attest to the accuracy and integrity of this document